سوال

(304) آدمی کا نماز کے لیے جانا اور بچوں کا گھر میں رہ جانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا یہ جائز ہے کہ آدمی خود تو نماز کے لیے مسجد میں چلا جائے مگر اس کے بچے گھر میں رہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

آدمی کیلیئے یہ واجب ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی اطاعت بجالائے' جو درج ذیل آیت کریمہ میں بیان ہوا ہے:

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا قوا أَنفُسَكُم وَأَهليكُم نارًا وَقودُهَا النّاسُ وَالحِجارَةُ عَلَيها مَلـٰئِكَةٌ غِلاظٌ شِدادٌ لا يَعصونَ اللَّهَ ما أَمَرَهُم وَيَفعَلونَ ما يُؤمَرونَ ٦ ... سورة التحريم

''اے مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل عیال کو آتش (جہنم) سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اور جس پر تند خو اور سخت مزاج فرشتے (مقرر) ہیں جو اللہ تعالیٰ ان کو فرماتا ہے اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ان کو ملتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔''

ہر آدمی کے لیے یہ واجب ہے کہ وہ اپنے اہل وعیال کو بھی نماز کا حکم دے' جیسا کہ نبی ﷺ نے اس کا حکم دیتے ہوئے فرمایا ہے:

((مروا اولادکم بالصلاة وهم ابناء سبع سنين واضربوهم عليها وهم ابناء عشر سنين وفرقوا بينهم في المضاجع)) (سنن ابی داود' الصلاة' باب متی یؤمر الغلام بالصلاة ح: ٤٩٥)

''اپنے بیٹوں کو نماز کا حکم دو جب کہ وہ سات سال کے ہوں اور اگر وہ دس سال کے ہوں (اور نماز نہ پڑھیں تو (انہیں مارو' (نیز اس عمر میں) ان کے بستر الگ کردو۔''

اللہ تعالیٰ نے عربوں کے باپ حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوۃ کا حکم دیتے اور وہ اپنے رب کے ہاں انتہائی پسندیدہ تھے۔ کسی آدمی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے کو سوتا رہنے دے اور انہیں نماز کے لیے بیدار نہ کرے (بلکہ خود بھی سستی میں) ان کے پیچھے لگ جائے اور پھر بیدار کرنے پر ہی اکتفاء نہ کرے بلکہ جروری ہے کہ انہیں اپنے ساتھ نماز کے لیے لے کر جائے' کیونکہ بچے بیدار ہونے کے بعد بسا اوقات پھر سو جاتے ہیں۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ وہ خود تو نماز کے لیے چلا جائے مگر بچے گھر ہی میں رہیں' اگر نماز کے فوت ہو جانے کا خدشہ ہو اور وہ اس بات کا خواہش مند بھی ہو کہ بچوں کو بیدار کرے اور انہیں اپنے ساتھ لے جائے تو وہ خود چلا جائے اور پھر ان کے پاس واپس آجائے اور اگر وہ سست ہو اور نماز سے واپسی کے بعد انہیں اٹھاتا ہو اور محض ایک دو مرتبہ کہنے کے بعد خود ہی نماز کے لیے چلا جاتا ہو اور کہتا ہے کہ مجھے ڈر ہے

کہ اگر میں زیادہ دیر رکا رہا تو میری نماز بھی فوت ہوجائے گی۔ بلاشبہ یہ اس شخص کی کوتاہی ہے کیونکہ اس پر واجب ہے کہ حسب حال انہیں بیدار کرے ۔ اگر وہ بیدار ہونے میں سست ہوں تو انہیں جلد بیدار کرے اور اگر وہ سست نہ ہوں تو پھر ان کے حسب حال انہیں بیدار کرے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص237

محدث فتویٰ